ادبیات

غزل

از

(جناب الم مظفر نگری)

تائیدِ وفا ہیں کرم عام ہمارے — سب عشق کے پیغام ہیں پیغام ہمارے
ہم مستحقِ بادۂ گل رنگ کبھی تھے — حصے میں ہے اب دُردِ تہِ جام ہمارے
جب چاہے تو تقدیرِ زمانہ کو بدل دے — یہ کام ہے تیرا دلِ ناکام ہمارے
اس وادیٔ تکلیف میں ہم گرمِ سفر ہیں — ہے ساتھ جہاں منزلِ آرام ہمارے
وہ بھی نہ شرف یابِ توجہ ہوئے آخر — جو نالے گئے تا لبِ بام ہمارے
کیا اب کے بھی نکلیں گے نہ اے فصلِ بہاری — پر ٹوٹ گئے تھے جو تہِ دام ہمارے
کہتے ہیں اس آواز میں اک سوز نیا ہے — سنتے ہیں وہ نالے جو سرِ شام ہمارے
جتنے بھی تھے سب جاگ اُٹھے خفتہ ارادے — کام آ ہی گئی گردشِ ایام ہمارے
تنظیمِ جہاں ہوتی ہے ان سے سحر و شام — فطرت کے اشارات ہیں پیغام ہمارے
ثابت ہوئے پاکیزگیٔ عشق کے ضامن — جو کام تھے آلودۂ الزام ہمارے
جنت میں بھی ہیں شغلِ مے و جام کے چرچے — ہے ساتھ یہاں بھی طمعِ خام ہمارے
کیا فائدہ پہنچے گا بھلا طوفِ حرم سے — دل جب کہ ہیں گردیدۂ اصنام ہمارے
یاد اس کی پھر اک تازہ الم بن کے رہے گی — دل سے جو مٹا بھی غمِ ایام ہمارے

اپنی ہے الم مے کدۂ عشق کی ہر چیز
شیشے بھی ہمارے ہیں یہاں جام ہمارے